49750-رمضان المبارک میں بیوی سے جماع کرنے کا حکم

سوال

کیا رمضان المبارک میں بیوی سے نکاح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سائل کا نکاح سے مراد جماع ہے.

اور رمضان المبارک میں بیوی سے جماع کی دو حالتیں ہیں : یا تو رات کے وقت ہو، یا پھر دن کے وقت.

رات کے وقت جماع کرنا مباح اور جائز ہے (اور رات غروب شمس سے لیکر طلوع فجر تک ہوتی ہے).

اسلام کے ابتدائی ایام میں رمضان المبارک کی راتوں کو جماع سونے سے پہلے پہلے مباح اور جائز تھا، اور جب سوجائے تو اس پر جماع کرنا حرام تھا چاہے وہ طلوع فجر سے قبل بیدا ہو جائے، پھر اللہ تعالی نے اس حکم میں تخفیف کر کے مطلقا رمضان کی راتوں میں جماع مباح کر دیا، اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے :

.{روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ہم بستری کرنا تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، اللہ تعالی کو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، اللہ تعالی نے تمہاری توبہ قبول کر کے تم سے درگزر فرمایا، اب تمہیں ان سے مباشرت کرنے، اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ رات کے سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزہ پورا کرو}.البقرۃ(187).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"روزے فرض ہونے کے ابتدائی ایام میں مسلمانوں پر رات سونے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا حرام تھا، تو بعض لوگوں مشقت پیدا ہوگئی تو اللہ تعالی نے ان سے تخفیف کر دی، اور ان کے لیے ساری رات کھانا پینا اور جماع کرنا مباح کر دیا، چاہے وہ سویا ہو یا نہ سویا ہو، کیونکہ جو کچھ انہیں حکم دیا گیا تھا اس میں بعض کو چھوڑ کر خیانت کے مرتکب ہوتے تھے.

(فتاب) تو اللہ تعالی نے (علیکم) تمہاری توبہ قبول کی، اور تمہارے لیے معاملہ میں وسعت پیدا کر دی اور اگر وسعت پیدا نہ کرتا تو تمہارے لیے گناہ کا موجب بنتی، (وعفا عنکم) اور جو کچھ ہو چکا وہ تم سے معاف کر دیا (فالآن) تو اب اس رخصت اور اللہ تعالی کی طرف سے وسعت کے بعد (باشروھن) ان کو چھو کر اور بوسہ وغیرہ لے کر مباشرت کرو.

(وا بتغوا ما کتب اللہ لکم) یعنی اپنی بیویوں سے مباشرت کے وقت اللہ تعالی کے تقرب کی نیت رکھو، اور وطئ اور جماع کا سب سے بڑا اور عظیم مقصد اولاد کا حصول اور اپنی اور بیوی کی عفت کا حصول ہے، اور نکاح کا مقصد یہی ہے. اھ

دیکھیں : تفسیر السعدی (87).

اور الجصاص رحمہ اللہ نے "احکام القرآن" میں کہا ہے :

لہذا جماع اور کھانا پینا رمضان کی راتوں میں رات شروع ہونے سے لیکر طلوع فجر تک مباح کر دیا" اھ

دیکھیں: احکام القرآن (265/1).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہی کہ:

"جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو لوگ سارا رمضان بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے، اور اور کچھ مرد آ پنے ساتھ خیانت کے مرتکب ہوتے، تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمادی:

.{اللہ تعالی کو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، اللہ تعالی نے تمہاری توبہ قبول کر کے تم سے درگزر فرمالیا}.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4508).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: (جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو لوگ بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے).

حدیث کا ظاہری سیاق یہ ہے کہ سارے دن اور رات میں جماع ممنوع تھا لیکن سونے سے قبل کھانے پینے کی اجازت تھی، لیکن اس معنی میں وارد ہونے والی دوسری احادیث اس کے عدم فرق پر دلالت کرتی ہیں، تو ان کا قول: "وہ بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے" کو سب اخبار اور روایات میں جمع کرنے پر محمول کیا جائے گا. اھ اختصار کے ساتھ.

اور (تختانون انفسکم) کا معنی یہ ہے کہ: تم اس وقت میں بیوی سے جماع کرتے اور کھاتے پیتے ہو جس میں تم پر حرام کیا گیا ہے، اسے امام طبری رحمہ اللہ نے مجاھد رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے: (تختانون انفسکم) وہ کہتے ہیں: تم اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے. اھ

ماخوذ از: عون المعبود.

اور جس پر روزہ فرض ہے اس کے لیے رمضان میں دن کے وقت جماع کی حرمت پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے.

ابن قدامہ "المغنی" میں لکھتے ہیں:

"ہمارے علم کے مطابق تو اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو شخص فرج میں جماع کرے اور اس کا انزال ہو یا نہ ہو یا فرج کے بغیر جماع کرے اور انزال ہو جائے تو اگر اس نے جان بوجھ کر اور عمدا کیا ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں" اھ

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (372/4).

بلکہ جماع تو روزہ توڑنے والی اشیاء میں سب سے بڑی ہے اور اس میں کفارہ واجب ہوتا ہے.

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں تو ہلاک ہو گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟

تو اس نے جواب دیا: میں نے رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا اس کے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے جواب نفی میں دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری شخص کھجوروں کا ٹوکرا لایا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کر دو، تو وہ شخص کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے سے بھی زیادہ فقیر شخص پر، اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے ان دو میدانوں کے درمیان ہمارے گھر والوں سے زیادہ فقیر اور ضرورتمند کوئی نہیں ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور فرمایا: جاؤ جا کر اپنے اہل و عیال کو کھلا دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2600) صحیح مسلم حدیث نمبر (1111)

اور رمضان المبارک میں دن کے وقت روزے کی حالت میں جماع کرنے سے کیا مرتب ہوتا ہے اس کو جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (49614) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.